مُباحثہ رائپور

دربارہ مولود

از

جامع معقول و منقول صاحبِ فیضان و عرفان
ناصر الاسلام حضرت مولانا مولوی محمد شفیع
خواجہ ناصر چشتی صابری رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

مُباحثہ رامپور در بارہ مولود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار تمہیدی

آج ہے جوش پہ طوفانِ قلم
ہے قلم یا سرِ اعدا پہ تبر
جنکو کہتے ہین وہابی ناصر
نظر آتے ہین وہ مردود سی کچھ
جھوٹ خود اونکا اونہین کھودیگا
ہونگی حسّاد جہان سے روپوش
رنگ لائیگا جلالِ صابر

مارتا موجین ہین طغیانِ قلم
توڑدون آج تو دشمن کا قلم
مذہب اونکا ہے رکابی ناصر
غیب سی آتی ہے ناصر یہ صدا
اونکا خود کذب اونہین رودیگا
دم مین ٹوٹینگے حسّادون کے
ہوگا حسّاد پہ ناصر نامر

ہے زبان غیرتِ سیف و خنجر
پھوڑدون منکرِ مولد کا شکم
جو پھرے جاتی ہین مولود سے کچھ
تیرے اعدا پہ غضب آپہونچا
ہونگے سب دوست خوشی سی ہمدوش
کذب کھل جائینگے کذابون کے

بعد حمد و صلوٰۃ کے کمترین خلایق محمد عبد الرحیم رشک انصاری رامپوری برادران اسلام و عاشقان حضرت خیر الانام کی خدمت بابرکت مین عرض ساہر کہ ذکر مولود پاک صاحب لولاک وہ ذکر خیر ہے کہ ہر قرن اور ہر زمانے والے اسکو پسند کرتے اور اوسکے منافع اور برکات اپنی اپنی تصانیف مین تحریر فرماتے چلے آئے واقعی اگر مداح رسول اللہ اور واصف خیر خلق اللہ دنیا مین نہ آتے اور علماء دین متین ترویج محفل میلاد اشرف العباد نفرماتے تو عرصہ تیرہ سو سال مین امت محمدیہ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ مین کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ نہ پہچانتا اور کوئی اوس شفیع یوم جزا کا جاننے والا نہوتا اس محفل اقدس کی رواج عامہ نے یہ نفع عام بخشا کہ ہر مقام کے خواص و عوام معجزات باہرات و حالات رفیع الدرجات و فضائل جلیلہ و فواضل جمیلہ و عجائبہا و ولادت و غرائب رضاعت جاننے لگے اور خواجہ عالم علیہ اکمل الصلوات والتحیۃ کو کما حقہ پہچاننے لگے مگر چونکہ زمانہ قرب قیامت اور شورمد شرار کی کثرت ہے لہذا امور خیر کے بند کرنے مین کوشش کیجاتی ہے جو ضعف اسلام کو بڑہاتی ہے

جب اس امر خیر کے جاری ہونے پر متبعان ہوائے نفسانی حسنات و خیرات کے دشمن جانی کم علم قلیل الاستعداد منکر رشک
کرنے لگے اور اسکے مٹانے کا دم بھرنے لگے کوئی شرک ٹھیرانے لگا کوئی بدعت سیئہ بتانے لگا تو علماء اہل سنت والجماعت
کثرہم اللہ تعالیٰ کو بھی جوش اسلامی آیا وہابیوں کو جا بجا نیچا دکھایا اونکی مایۂ ناز و افتخار علماء خود پسند کو چاہ مذلت جھکایا
ع باحق طلبان ہر کہ در افتاد بر افتاد ٭ چنانچہ ابھی کا ماجرا ہے کہ ہمارے مخدوم و مکرم استادنا المعظم جامع معقول و منقول
حاوی فروع و اصول مجمع البحرین شریعت و ایقان صاحب فیضان عرفان یگانۂ دوران محمود زمان ناصر الاسلام مولانا مولوی
محمد شفیع صاحب ناصر چشتی صابری رامپوری خلف الرشید حقایق آگاہ عارف باللہ اعرف معارف خفی و جلی قبلہ و
کعبہ حضرت خواجہ طفیل علی صاحب دام اللہ برکاتہم کا قصبہ رائے پور نوشہرہ ضلع سہارنپور میں حسب الطلب چند
احباب دینی کے جو ہمارے قبلہ و کعبہ خواجہ صاحب ممدوح سے نسبت ارادت صادقہ رکھتے تھے جانے کا اتفاق ہوا راؤ
صاحب مکرم اشرف علیخان صاحب اور جامع حسنات راؤ احمد علی خان صاحب و سراپا لیاقت راؤ عبد اللطیف خان صاحب و
عبد الکریم خان صاحب و محمد حسین خان صاحب و جناب گرامی شان راؤ محمد عمر خان صاحب رئیس اعظم قصبہ مذکور کہ ایک مرد
نوجوان صاحب صورت و سیرت ذہین و ذکی ہیں اور حضور موصوف خواجہ صاحب قبلہ سلمہ سے نسبت عشقیہ رکھتے ہیں مولوی
محمد شفیع صاحب کو دیکھکر بہت خوش ہوئے علاوہ ان صاحبوں کے رئیس ابن رئیس گرامی شان راؤ احمد خان صاحب
و صاحب جود و نعم جناب چودھری محمد وزیر علی خان صاحب و رحیم خان صاحب و احمد علی خان صاحب و موسیٰ خان صاحب
و سراپا فہم و دانش راؤ عبد الرحمن خان صاحب وغیرہ کہ جان نثار ارادتمندان اہل حق سے ہیں نہایت اخلاق و محبت و خدمت
و اطاعت سے پیش آئے۔ مگر وہابیان رائے پور کے پیٹوں میں چوہے کودنے لگے نلے پھولنے لگے نافیں چلگئیں۔
پاےجامے ڈھیلے ہوگئے تپ لرزے آنے لگے چہروں کے رنگ اوڑ گئے الرحیل الرحیل الفنا الفنا کا نقارہ بجنے
لگا وہ شخص جو ابھی مولوی محمد شفیع صاحب کے آنے سے واقف نہ تھا اپنے ہم مشرب کی یہ حالت زار و نزار دیکھکر کہتا تھا
ع کس کے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری ٭ رونا آتا ہے مجھے دیکھکے صورت تیری ٭ وہ بیچارہ قہر الٰہی کا
مارا تو کچھ جواب نہ دیسکا مگر ایک ہمارے مکرم جنکی طبیعت میں خداداد انصاف و حق پسندی ہے اور مولوی محمد شفیع صاحب
اور اونکی خاندان عالی شان سے بخوبی واقف ہیں بول اوٹھے کہ بھی کیا پوچھتا ہے ناصر الاسلام مولوی محمد شفیع ناصر
رامپوری آگئے ہیں اب وہابیوں کے دام تزویر ٹوٹ جائینگے مکر و فریب کے عقدے کھل جائینگے چراغ ریا گل ہوجائینگے
وہ ایسے شخص ہیں کہ اونکے روبرو وہابیوں کی کچھ پیش نہ جائیگی وہ ایسے محرر و مقرر ناظم و ناثر جامع علوم معقول و منقول
ہیں کہ اونکے نام نامی سے نزدیک و دور کے تمام علماء وہابی مشرب گھبراتے ہیں مولانا خود اپنے ایک ریختہ میں اپنی
کمال خداداد کو نقارہ کی چوٹ پر علی الاعلان صاف صاف بیان کر رہے ہیں ناصر ع مری شیریں بیانی نے
لیا ہے ہند و دشمن کا ٭ مقابل ہو مری ہے حوصلہ کس سامری فن کا ٭ دکھاؤں رنگ جا کر میں بھی اپنی طبع پرفن کا ٭

ترفصل گل مین کچھ بدلا ہوا ہے رنگ گلشن کا ۔ ایک اور ریختہ مین فرماتے ہین ناصر ؎ مین ہون وہ طایر گویا کہ بعد
از ذبح مقتل مین ۔ جدا سر تن سے ہو کر بھی مرا پر بال و پر بولا ۔ کرینگی عندلیبین اپنی اپنی بند منقارین ۔ کبھی آکر چمن
مین طوطی ناصر اگر بولا ۔ ایک اور ریختہ پارسی کے بھی دو چار شعر سناتا ہون ناصر ؎ ز طوفان بلا انگیز طبعم الحذر
حاسد ۔ کہ در امواج بحر خود حباب آسمان دارم ۔ خس و خاشاک رطب و یابس فکرت چہ تاب آرد ۔ بترس لے حاسد
از لطفم کہ آتش در دہان دارم ۔ غلل را گرم بازاری دہی میشیم ہمیدالی ۔ براہین و حجج را کاروان در کاروان دارم ۔
ز فکر خویش معقولات را محسوس بنمایم ۔ صد در سہم مقولات عشر را در بنان دارم ۔ سراپیمہ تا کجا ناصر سرود حسب حال
خود ۔ خلش در سینہ از عشق شہ کون و مکان دارم ۔ کیا آپ کو معلوم نہین کہ مولوی محمد شفیع صاحب ناصر کی تشریف
آوری سے پہلے جب اونکے آنے کا آرے پور مین شہرہ ہوا تھا تو تمہارے نام کے مولوی عبد الرحیم اور دوسرے اونکے معتقد
خاص حاجی عبد الرحیم مولوی احمد علی مدرس دوم مدرسہ تمہار پور کے پاس بھاگ گئے تھے اور نہایت چاپلوسی اور خوشامد
او عجز و انکسار سے کچھ خدمت دنیوی کا وعدہ کر کے واسطے مباحثہ مولوی محمد شفیع صاحب کے آرے پور لائے تھے باوجود
اس امر کے کہ مولوی محمد شفیع صاحب موجود نہ تھے مگر وہ بھی اونکا نام نامی سنکر وہابیون کے طریقے کے مسائل بیچ بیچ کر بیان
کرتے تھے ہر دم میدان اور شیر نر ہو کر لنترے نہین مارتے تھے غرضکہ مولانا محمد شفیع صاحب ناصر وہ شخص ہین کہ آج تک کوئی دعالی
اونکے مقابلہ مین سرسبز نہین ہوا تمام اطراف ہند مین اونکی لیاقت و استعداد خداداد کا غل ہے علم و فضل نظم و نثر کا غوغا ہے
اگر حساد نامراد بے بنیاد نہ قائل ہون تو نہون اونکی ہجو و ذم سے کیا ہو سکتا ہے ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب ۔
؎ چشم بد اندیش برآگندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر ۔ کیا تضمین موج کوثر در نعت سید البشر نظر سے نہین گذری
جس سے تمام شعرائے ہند عاجز آگئے اور اوستاد مسلم الثبوت بول اوٹھے لو ایک و بند اوس تضمین معجز آئین کا بھی
آپکو سنائے دیتا ہون کیا یاد رکھیگا سنیئے اور مولانا ناصر کے کمال خداداد پر ایمان لایئے اور دوسرون کی طرح آتش
حسد مین نہ جلیئے ؎ از حسد بنگر کہ شیطان شد خراب ناصر ؎ ہے نعت احمد جلوہ گر چھلکتے ہین جو بالکہ گرجن و
بشر شمش و قمر برگ و شجر نخل و ثمر ۔ ذکر سبکر وحی کا گر گوش صبا مین ہو گذر سامع بنے ہر گوش کر ہے نطق معجز کار گر ۔
جس سے ہون ناطق سر بسر حجر اصم صخر حجر توحید حق کا راہبر شرک خفی کا پردہ در ۔ عارض ہے جسکے جلوہ گر برہان
انشق القمر ہے واہم کا کل سر بسر شرک لحتیان القصور ۔ نرگس ہے یا برق نظر یا آیہ خلف البصر اک قرہ معجز اثر یا حکم
ما زاغ البصر فتان آشوب زمن ۔ ؎ قرطاس ہے نور نظر خامہ اوگلتا ہے گہر تسلیم مین رکھتا ہی سر مین شرک کی
جان مین شرر ۔ بدعت پہ چلتے مین تبر مین بدعتی زیر و زبر ہے کسکے مقدم کا اثر گرتا ہے جو کسری کا گھر ۔ دیو لعین
غول اشر مین ڈھونڈھتے اپنا مفر نار کی ٹوٹی کمر بت گر پڑے ایک ایک پہ ۔ جاتا رہا شرکت کا شر وا ہو گیا وحدت کا در
وہ نور حق تھا مستتر تابان ہوا شام و سحر ۔ آتشکدہ مین سر بسر گبر کے حق مین سقر واحد اخیر البشر صل علی بشیر وطن ۔

دیکھیے فاضلانہ حکیمانہ عارفانہ عاشقانہ شاعرانہ ہر رنگ موجود ہے علاوہ اسکے اگر آپ اور تحریرات مثل رسالہ لمعہ برق جلال بر فرق
ناصری و رسالہ ناصر الاسلام و رسالہ تنقیح الادق فی اصلاح تحقیق الحق وغیرہ دیکھیں تو بلا شبہ مولانا ناصر کی اس کلام پر ایمان
لائیں ـــ گلشن اسرار خامہ قلزم معنی بیان ٭ میری تفہیم مضامین کو سخندان چاہیئے ٭ بھلا اپنے نام کے مولویوں
جبہ قبہ پہننے والوں اتباع سنت کے جھوٹے دعوے کرنے والوں سے تو اس کلام پر کچھ لکھوا کر لاؤ مگر یہ منہ اور گرم مصالحہ
بے نمازوں کا رسالہ راہ نجات وغیرہ اردو کی کتابیں دیکھ بھال کر چند جہال میں وعظ کہنے غلط مسائل بیان کرنے
لوگوں کو بدعتی بنانے برا بھلا کہنے امکان کذب باری تعالے کے زبان پر لانے کے سوا ان لوگوں کو آتا ہی کیا ہے ـ بہر
تضمین معجز آئین مولانا ناصر سلمہ نے اپنے اوستاد اور برادر مکرم معظم رشک فردوسی و انوری حسان الہند مولانا احمد حسن صاحب شوکت
اللہ القہار مالک مطبع شوکت المطابع و اخبار شحنہ ہند میرٹھ کے قصیدہ نعتیہ پر لکھا ہے مولانا ناصر کا کل خاندان ذی علم ذی استعداد
ذہین و ذکی مسلمہ الثبوت موافق مضمون اس مصرعہ کے ہے ـــ این خانہ تمام آفتاب است ٭ کیا خبر نہیں کہ مولانا ناصر
کے برادر پھوپھی زاد جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حجۃ الاذکیا برہان الفضلا فرید الدہر وحید العصر ناصر الملت
والاسلام فاضل قمقام فخر المناظرین قامع بنیاد المبتدعین مولانا حافظ محمد عمر صاحب صولت مرحوم مغفور مصنف رسالہ
طنطنۂ صولت و عشرہ مبشرہ کس بلا کے ذہین و ذکی تھے جنکی ذہانت و علم و استعداد تحریر و تقریر نظم و نثر کا تمام ہند کلمہ گو
ہے دوسرے برادر مہر سپہر سخنوری غیرت فردوسی و انوری یگانہ دوران محسود زمان فروغ طالع گفتار فاضل نامدار محیی مراسم
علم و فن مجدد فن سخن جامع معقول و منقول فاضل اجل مولانا حسان الہند حافظ احمد حسن صاحب شوکت سلمہم اللہ تعالے اعلی
رؤس المسترشدین کس پایہ کے شخص ہیں کہ جنکے زور قلم نے تمام شعراء ہند و سندھ کو ہلا ڈالا از سر نو عالم کو رنگ عرفی و
انوری و خاقانی دکھا دیا برہان المناظرین فخر المتاخرین سپہر علم و فضل فاضل بے مثل سد یاجوج طغیان فاضل ہمہ دان
جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حلال مضامین ادق مولانا محمد عبد الحق صاحب سہارنپوری دام برکاتہم کس شان
کے فاضل ہیں کہ جنکی استعداد و لیاقت کے تمام علماء ہمعصر ثنا گو ہیں اور اوس شمع علم و فضل پہ طلبہ پروانہ وار جان نثار ہیں
اور ان ایام میں مولانا ممدوح نے چند احباب کے اصرار سے تردید امکان کذب باری میں وہ رسالہ مبسوطہ لکھا کہ اپنی خوبی میں
اپنا ہی نظیر ہے قائلان کذب باری کے تمام اعتراضات و جوابات کو مثل تار عنکبوت ٹکڑے ٹکڑے کر کے اوڑا دیا یہ بھی مولانا
ناصر کے عمو زاد اخ معظم ہیں علاوہ ہذا علامہ جامع الشریعت والطریقت منبع الاسرار مخزن الانوار الغائص فی بحار التمہید القائم
فی مقام التجرید والتفرید صوفی فقیہ محدث الحافظ مفسر الاصول برہان العلما مولانا حافظ مشتاق احمد صاحب مدرس مدرسہ
لودھیانہ رئیس قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور مصنف رسالہ ازالۃ الالتباس عن شر الوسواس الخناس و رسالہ ہادی الانام و احسن
التوضیح و تشہید فی ثبوت ضرورۃ التقلید و ارشاد رسول الثقلین وغیرہ دام مجدہم مولانا ناصر کے اخ مکرم خالہ زاد ہیں اللہ
اللہ کس مرتبہ کے شخص ہیں جنکی تحریر حقہ نے ہزاروں کلمہ حق پڑھوا دیا اور مزعوم مبطلین باطل کر دیا سراپا فضل و ہنر جامع

لیاقت وسعادت محرر بے بدل مقرر بے مثل مجسمہ ذہن وذکا ظہیر الاسلام مولوی محبوب احمد صاحب سلمہ اللہ الصمد کہ تحریر و تقریر
مین اپنا نظیر نہین رکھتے باوجود اس امر کے کہ کچھ کتب تکمیل تحصیل مین باقی ہین اور نہایت سرگرمی سے پڑھ رہے ہین مولنا
ناصر کے برادر عموزاد ہین جامع کمالات و برکات صاحب رفیع الدرجات الفقیہ الجلیل والمحدث النبیل حاجی حرمین محترمین
شیفتہ رسول الثقلین حجۃ الاذکیا مولنا محمد عبد السمیع صاحب بیدل مصنف انوار ساطعہ و راحت القلوب و دافع اوہام وغیرہ
مدظلہ العالی رئیس رامپور ضلع سہارنپور خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب چشتی صابری جنکی تحریر کما حقہ نے تمام وہابیان ہند کو سر
بزانو کر رکھا ہے وہ بھی مولنا ناصر کے یگانہ اور اقرب عزیزون مین سے ہین مولانا البحر الطمطام والبحر القمقام جامع علوم
عقلیہ و نقلیہ مخزن الکمالات حلال المشکلات عدیم المثال شاعر شیرین مقال سراپا درد و سوز مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب
خلف الصدق حجۃ المحدثین مولنا احمد علی صاحب مرحوم محدث سہارنپوری جنکی علم و فضل ذکاوت و ذہانت کو سب تسلیم کیئے
ہوئے ہین اور آج کل مدرس اول مدرسہ سہارنپور ہین یہ بھی مولنا ناصر کے قریبی بھائی ہین۔ علاوہ ان علماء مذکور الصدر
کے جو علماء اس خاندان عالی شان سے تعلق علمی و معنوی وارادتی رکھتے ہین اگر اونکا بیان کیا جائے تو ایک دفتر درکار ہو
مثلاً جامع معقول و منقول مولنا غلام محمد صاحب ہوشیارپوری و سراپا علم و فضل مولوی احمد الدین صاحب سرسی و مولوی حبیب اللہ
صاحب امرتسری و مولوی سید عبد الستار صاحب منگلوری و مولوی فتح دین صاحب جیپوری و مولوی عبد الحق صاحب کاکوری
و مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب رامپوری و مولوی محمد محسن علی صاحب مرادآبادی و جامع معقول و منقول مولوی حافظ محمد اسحق صاحب
مدرس مدرسہ اسلامیہ جودھپور شاگرد رشید مولنا محمد لطف اللہ صاحب سلمہم اللہ تعالے وغیرہ۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مکرمی مولنا
محمد شفیع صاحب ناصر کا تمام خاندان آفتاب و ماہتاب اور ہر متنفس اپنے فن مین لاجواب ہے تمہارے نام کے مولوی عبد الرحیم
صاحب اردو کی کتابین دیکھ بھال کر مستورات یا چند غیر خواندہ لوگون مین وعظ کہنے والے مولود شریف مع القیام کا انکار کرنے والے
امکان کذب باری تعالے کے قائل فاتحہ درود کے منکر کیا تاب لا سکتے ہین ع پشہ چہ باشد کہ پرد بر فلک ذرا یہ تو بتلاؤ
تمہارے ان مولوی صاحب کی کوئی کتاب بھی تصنیف کی ہوئی ہے یا اونکو کسی اوستاد نے سند علم بھی مجمع علماء مین دی ہے
ایسا کون اہل علم ہوگا جو آپکو ایسے بے استعدادی پر کہ کافیہ اور تہذیب اچھی طرح نہ پڑھا سکین سند علم دیدے۔

اظہار حال وہابیان رائے پور ضلع سہارنپور

صاحبو مولنا ناصر کو رائے پور مین دو چار روز سے زیادہ نگذرے کہ عجیب عجیب عبرت خیز حالات دیکھنے اور سننے مین آئے
مولنا کو دیکھکر منکرین عجیب طرح کی چالین چلنے لگے شب و روز قسم قسم کے مشورے کرنے لگے یہ نہ سمجھے کہ مولنا ناصر شیر نیز
ہر نیستان علم و فنون ہین اونکو چھیڑ کر بہت پچھتاوینگے ذلیل و خوار ہونگے شرماوینگے ع خدارا دیکھنا چھونا نہ ہرگز زلف
جانان کو یہ ناگن ہے جو چھیڑے اسے یہ اوسکو ڈستی ہے غرضکہ وہابیون مین بے طور کھلبلی مچی گرگٹ کیطرح
رنگ بدلنے شروع کیئے جب مولنا ناصر کے پاس آئین تو نہایت ادب سے زانو بچھا بچھا کر بیٹھین اور اوٹھ کر جائین تو اپنے

متقدین سے مذمت بیان کرین کبھی عورتون کو اونکے گھر جا جا کر بہکائین کبھی اپنے قابو یافتہ معتقدین کو مولنا کے پاس آنے سے روکین کبھی اہتمام رکھین مستورات کو مجلس وعظ مین نہ آنے دین مولنا کے وعظ بند کراتے ہین یہانتک کوشش کی کہ علاوہ اون گھرون کے جو انکی چال سے بچے ہوئے تھے اپنے قابو یافتہ گھرون مین مردون عورتون کو بہکا کر وعظ نہونے دیا اور اس کار خیر سے اکثر آدمیون کو روکا بعض وہ اشخاص جو آجکل رائے پور مین نمازی و دیندار مشہور ہین ہمنے اونکی ایمانداریان اور خدا پرستیان خوب دیکھ لین اگر وہ فی الواقع جیسے کہ مشہور ہین ایسے ہی ہوتے تو ان کم علمون کے کہنے مین نہ آتے مثل اور اہل علم کے اپنے گھرون مین مولنا ناصر کا وعظ بھی کراتے ناظرین یہ خیال نکرین کہ مولنا کو کچھ وعظ کہنے کی تمنا تھی مولانا کے ہزارون مشتاق وعظ ہین تمام ہند مولنا کی تقریر و تحریر کا شیدائی ہے صدہا رؤسا و امرا حلقہ بگوش ارادت و عقیدت ہین ع آفتاب آمد دلیل آفتاب ؎ مگر ان لوگون کے اتقا اور دینداری و خلوص کا اظہار کیا جاتا ہے ع زاہدا جب تک کہ دل مین تیرے حب غیر ہے ؎ لاکھ تو سجدے کرے کعبہ بھی تجکو دیر ہے ؎ علاوہ چند گھرون کے وعظ بند کرنے کے مسجد کلان رائے پور مین بھی وعظ بند کرنے کی بڑی بڑی چالین چلی گو چند مرتبہ اوس مسجد مین بیوم جمعہ مجمع عام مین مولانا ناصر کا وعظ بھی ہوا مگر ہر جمعہ کو جب تک آپ وہان رہے شاید کوئی جمعہ خالی گیا ہو جو بعد نماز جمعہ نیلام مویشی شروع نکرایا ہو الہدر سے حسد البدر سے نفسانیت وقت نیلام مویشی کے ایک صاحب ادھر ادھر دیکھ بھال نیلام کرنے والے سے کہتے تھے کہ میان ذرا دیر لگانا جلدی نکرنا ایک صاحب بھی اون مقطع وضع مشتین بزرگ کے ہمزبان تھے دھڑکا یہ تھا کہ کہین مولوی ناصر کا وعظ شروع نہو جائے اگر یہ لوگ تقوے کے معنی جانتے تو کبھی کسی کو برا نہ سمجھتے مسلمانون کو بدعتی نہ کہتے چہ جائیکہ مولانا ممدوح تو سراپا زہد و ریاضت خیر المحدثین عمدۃ الفضلا صاحب زہد و ورع ہین اونکو بدعتی کہنا اور اونکی مذمت کرنا تو اسلام سے خارج ہونا ہے کیونکہ تقوے کے معنی علماء متقدمین نے یہ لکھے ہین کہ لا یری لنفسہ خیرا من احد ترجمہ نہ دیکھے کسی سے بہتر اپنے نفس کو یعنی اپنے کو سب سے برا اور سب کو اپنے سے اچھا سمجھی کیونکہ انما الاعمال بالخواتیم ترجمہ یعنی برا بھلا خاتمہ پر منحصر ہے۔

وہابیون کا طرز و طریقہ

یہ طائفہ جسکو وہابی کہتے ہین دین و ایمان سے کچھ سروکار نہین رکھتا جھوٹ بولنے کو اپنا زینۂ ترقی سمجھتا ہے جھوٹی قسمین کھانا انکا لقمۂ دہن ہے چالین اسلام مین چلنی انکا طرز و چلن ہے عبادت ریائی انکا طمعہ خودبینی انکا شعار عجیب جیسی انکی کردار کذب و دروغ انکی غذا تکبر و ریا انکی ادا جبکہ جاہلین کہ ذات باری تعالے مین جو تمام عیوب و نقصان امکانی سے مبرا ہے امکان کذب کے قائل ہون تو انکو خود جھوٹ بولتے کیا اندیشہ لوگون پر تہمتین بیجا رکھنے مین حق تعالے کے صدق سے انکار رسول خدا کی تعظیم قیامی بزم میلاد شریف سے بیزار بزرگان سلف و خلف مین عیب نکالنے کو طیار ادنی ادنی مسئلہ مین جنگ و جدال کو آمادہ ع حق سے پھیری نبی سے پھیرا اور پیر سے ذرا

امداد لینگی حشر مین کہین دستگیر ہے ٭ حتی کہ اسی سلام اور بند کرنے وعظ کی وجہ سے تقریبا سو آدمیون کے مجمع مین بعد نماز جمعہ
استفسار تکرار ہوا کہ اندیشہ کشت و خون تھا مگر قادر مطلق جل شانہ نے بڑا فضل و کرم کیا کہ زبانی زجر و توبیخ ہو کر خاتمہ بالخیر ہو گیا جناب
مستطاب گرامی شان چودھری محمد وزیر علی خان صاحب رئیس اعظم قصبہ رائے پور نے جنکی ذات گرامی صفات اوس
قصبہ مین نہایت مغتنمات سے ہے اور درویش دوست خداترس مرد حقانی ہین اوس فتنہ کو فرو کیا۔

وہابیون کی ناخداترسی اور خودپسندی

درویشون دلریشون کو رائے پور سے بے عزت کرکے نکالا اوسکی صورت حال یہہ ہے کہ رائے پور مین سالہا سال سے ایک
بزرگ کی مجلس فاتحہ ہوا کرتی تھی قابو پاکر اوسکے بند کرنے مین کوشش کی درویشون کو وعظ مین برا بھلا کہا ؎ وعظ گوئی
خودنمائی در عمل ٭ چشم پوشی ہمچو شیطان دغل ٭ دام اندازی برائے مرد و زن ٭ خویش را گوئی کہ من ہیز زمن ٭
پھر اوس شخص کو جسکہ جد اعلے کی یہہ مجلس فاتحہ ہوا کرتی تھی سبق پڑھا کر مجلس فاتحہ بند کرائی اس مجلس کے ساتھ وہ سلسلہ خیرات
بھی بند ہوا جس کے سبب سے اکثر مساکین درویش اللہ کی عاجز بندے آتے تھے خیرات ہوتی تھی کھانے ملتے تھے قصبہ لنگوہ
مین کئی سو برس سے بائیس[۲۲] تاریخ جمادی الثانی کو مجلس فاتحہ حضرت قطب عالم چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کی خاص درسی جگہہ
یعنی جہان مولٰنا عمدۃ المحدثین مولوی رشید احمد چشتی صابری سلمہ تشریف رکھتے ہین ہوتی ہے اور مولٰنا کبھی زبان بھی نہین ہلاتے
خاص دیوبند مین جو آج مخزن علما ہے آٹھہ تاریخ ربیع الاول کو ہرسال شاہ ولایت صاحب کی مجلس ہوتی ہے کوئی مانع نہین
ہوتا خاص سہارنپور مین حضرت شاہ بہلول صاحب رح کی قصبہ انبیٹہ مین حضرت شاہ ابوالمعالی رح کی غرضکہ ہر جگہہ مجالس بزرگان
دین ہوتی ہین علماء و فضلا دم بھی نہین مارتے حق یہہ ہے کہ ساری خرابی ان کم علمون نے کر رکھی ہین علماء و فضلاء کا کام
حکم خدا و رسول سنا دینا ہے نہ کہ فتنہ و فساد برپا کرنا ؎ بہات فتنۂ علما کا علاج کیا ٭ واہی وازد قوم بنے پاسبان قوم

وہابیون سے ڈرنا چاہیے

ایکروز حسب اتفاق ہمارے برادر دینی سراپا لیاقت راؤ عبد اللطیف خان صاحب نے اپنے مکان پر مجلس میلاد شریف منعقد کی اور جناب
مولوی محمد شفیع صاحب نے مولود شریف بطور وعظ کے پڑھکر وقت بیان ولادت شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موافق عمل
مفتیان حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما کے قیام تعظیمی کیا دوسرے روز چند جاہل وہابیون سفلون ناوانون پست فطرتون
کم حوصلون نے غل مچایا اور مولٰنا ممدوح کی نسبت الفاظ ہتک آمیز فتنہ انگیز کہنے شروع کیے چونکہ خود استعداد لیاقت علمی
نرکھتے تھے کہ سامنے آوین اور کچھہ کلام کرین ادہر اودہر دوڑ دوڑ کر مولوی مرتضی احسین صاحب نگینوی کو لائے اور اونکو خاص
اجل شاگرد رشید مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم کا مشہور کیا اور جامعیت معقول و منقول کا غل غپاڑا مچایا حضرت موصوف نے
قیام تو درکنار نفس بیان مولود ہی کا انکار کیا اور اثناء وعظ مین لاتایشہ کچھہ نرلہ قائلین و متبعین بزم میلاد پر گرایا چونکہ مولوی
محمد شفیع صاحب اون ایام مین اعتکاف مین تھے چرچا اناپ شناپ الٹکل پچو بیان کیا مولوی صاحب کا زیادہ غل شور اور انکار زم

میلاد مین منکر اکبر ذرا ؤ صاحب والاشان راؤ عبد الرحمن خان صاحب عمدہ راؤ اشرف علی خان صاحب و رحیم خان صاحب و
احمد علی خان صاحب وغیرہ۔ کے فتوی محبوب العاشقین مؤلفہ مولوی و نذیر الدین صاحب واعظ جامع مسجد دہلی کہ جس مین استحسان و
جواز مولود مع القیام پر چار سو علما اہلسنت و جماعت عرب و عجم کی مواہیر ثبت ہین لیکر گئے اور دیر تک گفتگو کی مگر کوئی جواب باصواب
بجز آئین بائین شائین کے نہ پایا لاچار ہو کر اوٹھ کر چلے آئے ابلا کہین لکڑی کی تصویر مین بھی گویائی ہوتی ہے اس فتوی
محبوب العاشقین مین تمام علماء عرب و عجم نے لکھا ہے کہ جو قیام تعظیمی میلاد شریف کا انکار کرے اور قیام کرنے والون کو برا کہے
وہ بدعتی ہے اس مقام پر ہمکو اپنے مولنا ناصر سلمہ کا اک شعر یاد آیا ع کیا دکھائینگے رسول اللہ کو منہ حشر مین ؏ منکر
بزم میلاد و بیان مصطفی ؏ عاشقان ذکر رسول خدا کو مولنا کی اسی غزل کا ایک اور شعر سناتا ہون ع مژدہ بحکم اللہ ہے
تمہارے ہی لیے ؏ تمکو جنت ہو مبارک عاشقان مصطفی ؏ اک اور غزل مین مولنا ناصر فرماتے ہین ع بزم میلاد مبارک
ہے رسول اللہ کی ؏ منکر میلاد کی اب ناک اوڑانا چاہیے ؏ مولانا کا ایک اور ریختہ فارسی زبان مین ہے ع مشو ای منکر
مرا از ذکر میلاد رسول اللہ ؏ کہ ہستم جان نثار و عاشق زار رسول اللہ ؏ اگر ذکر میلاد مبارک خوش نمی آید ؏ زپیشم دور شو
ہستی تو بیزار رسول اللہ ؏ اگر ناصر بدستم دولت کون و مکان آید ؏ خدا سازم بیک انداز گفتار رسول اللہ ؏ مولنا ناصر
عاشق زار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم ہین اونکا برا کہنے والا دین و ایمان سے بیزار خدا کی او پیر پھٹکار رسول اللہ کی مار ہے۔

مباحثہ کی کیفیت

ایکروز بعد نماز جمعہ کے رؤسا درائے پور کے اصرار چند در چند سے کلان مسجد مین جسکو سراپا سخاوت چودھری محمد وزیر علی خان صاحب
رئیس اعظم رائے پور نے اپنی ذاتی لیاقت و ہمت سے سرانجام دیا ہے گو اور صاحبون نے بھی حسب لیاقت امداد کی ہے مگر اصل
بانی مبانی یہی حضرت ہین مولنا محمد شفیع صاحب ناصر نے وعظ شروع کیا اثناء وعظ مین مولوی مرتضی حسین صاحب کے شکم
مبارک مین قراقر پیدا ہوا اپنی جائے نشست کو چھوڑکر مولوی صاحب کے قریب مین آبیٹھے اور مولنا صاحب سے کچھ کلام
کیا مولانا ناصر نے فرمایا خاموش رہیے وعظ مین کلام نہ کیجیے تھوڑے عرصہ کے بعد مولانا ناصر کو خلاف تہذیب پھر اثناء
وعظ مین ٹوکا مولنا ناصر نے تحمل کو کار فرما کر باواز بلند کہا کہ مولوی صاحب خبردار جو وعظ مین کلام کیا خاموش مجوش و مخروش
اگر ہستی صاحب ہوش البتہ بعد وعظ کے جس طرح دل چاہے گفتگو کیجیے جب وعظ ختم ہو چکا مولنا ناصر نے مولوی مرتضی حسین
صاحب سے کہا کہیے کیا کہنے تھے مگر کہتے کیا خاک وہ تو مولنا ناصر کی تقریر تقویر عالمگیر کو سنکر پہلے ہی مبہوت ہو چکے تھے
کچھ تامل کے بعد فرماتے کیا ہین کہ جو کچھ آپنے فرمایا مجکو سب تسلیم ہے ہان اگر کلام ہے تو تخصیص قیام وقت ذکر ولادت مین
ہے یہ جائز نہین مولانا ناصر نے کہا کس دلیل سے فرمایا کہ مین مانع ہون مجھے دلیل بیان کرنے کی کیا حاجت ہے مولنا
ناصر نے کہا کہ مانع کسی کہتے ہین اور آپ مانع اجمالی ہین یا تفصیلی اور آپ مانع کب ہو سکتے ہین مانع تو جب ہوتا ہے کہ مدعی نے
کوئی دلیل اپنے اثبات مرام مین بیان کی تو خصم کو مجاز ہے کہ وہ کہے لا نسلم ہذا الصغری یا کہے لا نسلم ہذا الکبری یا نقض

اجمالی کرے یا تفصیلی اوسکو مانع کہتے ہین غرض کہ ان باتون کا کچھ جواب نہ دیسکے اور کہا تو یہ کہا آپ تو معقول و منطق کی باتین کرتے ہین مولننا ناصر نے فرمایا آپکا جو دل چاہے مجھسے دریافت کیجیئے اہل علم کی گفتگو اسی طرح ہوا کرتی ہے اور یہ تو ادنے ادنے باتین ہین مقام علم و فضل دوسرا ہے آپ انھین باتون سے پریشان ہوتے ہین غرضکہ مولننا ناصر نے ہر طرح مجبور و ناچار کردیا اور کسی بات کا کچھ جواب نہ بن پڑا اگر مولانا ناصر کی تمام و کمال تقریرین ہم ضبط کرین تو یہ مختصر طویل ہوجائے مولننا ناصر سلمہ نے بعد سکوت مدعی کے نص قطعی اذکروا اللہ قیاما و قعودا اور بہتسی آیات بینات سے اتحاد و عینیت ذکر خدا و رسول خدا ثابت کرکے قیام تعظیمی کو وقت ذکر ولادت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ثبوت پر ایسا جلوہ آرا کیا کہ مدعی و مخاصم کو اصلا مجال دم زدن نرہی تابعین سے چہرون کے رنگ اڑ گئے زردیان چھاگئین وائین بائین جھانکنے لگے ہونٹھ چبانے اور افسوس کرنے کے سوا کچھ نکرسکے یہ معرکہ تقریبا پانسو آدمیون کے مواجہہ مین ہوا اسکے شاہد صدہا آدمی ہین جب وہابیون کا رنگ عارض اوڑا اور چراغ انانیت گل اور سر خجالت جیب ندامت مین خم ہوا تو جناب چودھری محمد وزیر خان صاحب نے نہایت خلوص و ادب سے مولوی محمد شفیع صاحب کا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ بس مولوی صاحب تشریف لے چلیئے اب اسلیئے تو تقریر ہیچ ہے ؎ با حق طلبان ہر کہ در افتاد و بر افتاد ایک زندہ دل ظریف المزاج اوسوقت مولوی مرتضی حسین کی حالت دیکھکر یہ شعر پڑھتے تھے ؎ ہم شیخ کی سنتے تھے مریدون سے بزرگی دیکھا جو اونھین جاکے تو عمامہ سوا ہیچ تھا۔

وہابیون کی تحریری ناکامیابی

مولننا ناصر نے فرمایا کہ میری اور ان حضرات کی تحریر لیکر تمام علماء عرب و عجم کے پاس بھیجیئے جسکی تحریر کو علماء تسلیم کرلین وہ سچا اور مقابل جھوٹا اسکو سب نے تسلیم کیا اس واقعہ کے دوسری روز مولوی محمد شفیع صاحب نے تین چار ورق بزبان فارسی بطور استفتے اثبات مولود مع القیام تحریر فرماکر بمواجہہ سرایا حسنات راو احمد علی خان صاحب و راو اشرف علی خان صاحب و راو عبد الرحمن خان صاحب وغیرہ سلمہم اللہ تعالے کے چودھری صاحب کو دیکر عرض کیا کہ اسکا جواب مولوی صاحب سے لیکر علماء کی خدمت مین روانہ کیجیئے چودھری صاحب نے وہ تحریر مولوی صاحب کو بھجوادی مولوی مرتضی حسین اور اونکے معاونین نے کہا کہ زبان اردو مین ہونی چاہیئے تاکہ عام فہم ہو مولانا ناصر نے فرمایا کہ عوام کے سامنے پیش ہوگی یا علماء کی خدمت مین بھیجی جائیگی میرا ارادہ بزبان عربی لکھنے کا تھا یہ بھی آپ صاحبون کی رعایت کی گئی جو بزبان فارسی لکھا غرضکہ ایک ہفتہ اسی لا طائل گفتگو مین گذرا اور کچھ جواب نہ بن پڑا ؎ کہتے ہی ہے حشر مین وہ آنکھ شرما گئی ہوئی ہائے کیسی اس بھری محفل مین رسوائی ہوئی۔

دوسرا مباحثہ اور وہابیون کا حادثہ

جب مولوی مرتضی حسین سے تحریر کا بھی کچھ جواب نہ بن پڑا تو وہابیان رامپور شرمندہ ہوکر پھر سہارنپور پہونچے اور بہت کچھ خوشامد و چاپلوسی سے خدمت کرنیکا وعدہ کرکے حاجی احمد علی صاحب کو شرمندگی اوتارنے کے لیئے رامپور واسطے

مناظرہ کے لائے حسب اتفاق سراپا احسانات راؤ احمد علی خان صاحب کی صاحبزادیون کی شادی مین ہمارے قبلہ وکعبہ مرشد
برحق زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین یگانۂ دوران پیشوائے سالکان قلندر مشرب حضرت خواجہ طفیل علی صاحب دام برکاتہم
بھی مع جناب والامناقب شیر بیشۂ معرفت جامع الشریعت والطریقت مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب رامپوری دام مجدہم کے
تشریف لائے ہوئے تھے بعد نماز جمعہ کے حاجی احمد علی صاحب نے اثناء وعظ مین فرمایا کہ جس شخص کا دل چاہے گفتگو کرے
بعد اختتام وعظ مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب نے تمام مجمع کے روبرو باواز بلند کھڑے ہوکر فرمایا کہ ہم مباحثہ کو موجود ہین خواہ
رات کو خواہ دن کو خواہ اس وقت جب دل چاہے ہمسے گفتگو کیجیے مولوی محمد شفیع صاحب تو بڑے شخص ہین پہلے اس فقیر سے
تو دو چار باتین کیجیے مگر اس شرط سے کہ کلام مجید ہی سے جواب دونگا اور کلام مجید ہی سے لونگا حاجی احمد علی صاحب نے انکار
کیا کہ اس شرط سے گفتگو نہین ہوتی اسکے بعد مولوی محمد یعقوب صاحب نے حاجی احمد علی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ
امکان کذب والون مین تو نہین ہین حاجی صاحب نے کہا مین کذب باری کو ممتنع بالذات جانتا ہون مگر افسوس ہے کہ
اور وعظون مین مولوی صاحب کی عدم موجودگی مین اپنے دوستون کی تحریک سے اسطرح بیان کیا کہ لوگ امکان کذب باری
کے معنی نہین سمجھتے اس مین کچھ خرابی نہین سمجھ کا فرق ہے اسکے بعد مولوی محمد شفیع صاحب نے حاجی صاحب سے کہا کہ مجھ کو
جس طرح دل چاہے گفتگو کیجیے مگر یہ فرمایئے کہ آپ قیام وقت ولادت کو جائز کہتے ہین یا ناجائز فرمایا مین سائل ہون اسطرح
بحث نہین کرتا مولانا ناصر نے فرمایا کہ آپ سائل کہان مین مثبت عدم جواز قیام ہون مکرر کہا مین اسطرح گفتگو نہین کرتا البتہ
حاجی صاحب کی گفتگو مین کوئی شر وفساد نہ تھا اصلاحی گفتگو تھی اگر شاذ ونادر کوئی زیادہ بات بھی زبان سے نکل گئی تو وہ
اوس مین کسی خاص وجہ سے مجبور تھے۔

حاجی احمد علی صاحب کا شکوہ

ہمنے سنا ہے کہ حاجی صاحب موصوف اپنے آپ کو مولانا مولوی محمد عبد الحق صاحب خیرآبادی سلمہ کا شاگرد کہتے ہین مولوی محمد
عبد الحق صاحب کی مہر فتوی مجلس میلاد مع القیام پر مطبوعہ دہلی رسالہ محبوب العاشقین مین ہمارے پاس موجود ہے پھر حاجی
صاحب کو کیون انکار ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حاجی صاحب جو مولانا ممدوح کے شاگرد ہین اور شخص ہین اگر وہ آپ ہی
ہین تو بڑی افسوس کی بات ہے کہ دو چار کم علمون کی خوشامد وخدمت گزاری سے جمہور علماء اور اپنے اوستاد کا خلاف کر بیٹھے
یا یہ کہ اونکی شاگردی نہونگی نامی فاضل سمجھ کر اپنے آپ کو اونکی شاگردون مین سے کہنے لگے تمام اہل ہند پر اونکا اور اونکے تلامذہ کا عقیدہ
اظہر من الشمس ہے وہ وہابیون کے عقائد کو اور اونسے رابطہ وضبط کو سخت برا سمجھتے ہین اللہ تعالے کے فضل وکرم سے زندہ
ہین جسکا دل چاہے استفسار کرلے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن ہگری سے استفسار اور پھر ہدایت

مولوی صاحب خفا نہو جیے آپ ممبر پر بیٹھکر لوگون کو عموماً اور پیران کلیر شریف جانے والون کو خصوصاً بدعتی کہتے ہین حالانکہ

عرس مین وہان صدہا نامی فاضل آتے ہین اگر یقین نہو تو اون ایام مین آکر دیکھ لیجیے آپکو مجاز و غلط ہی کب ہی کیونکہ آپکو کسی سے سند
علم حاصل نہین اگر ہے تو دکھلایے ورنہ خدا کا خوف کرکے شرمایے ہمنے سُنا ہے کہ آپنے دو چار آدمی اور چند عورتین بھولی بھالی رامپور
کی مرید کرلی ہین **دوسری ہدایت** آپکو بیعت کرنا جائز نہین بیعت کے واسطے بھی اجازت شیخ درکار ہے ذرا آپ اپنا خلافت نامہ
دکھلایے یا دس بیس معتبر اشخاص سہارنپور سے جہان آپکے پیر رہتے تھے حلفاً لکھوا دیجیے کہ ہمارے سامنے آپکو اجازت بیعت و خلافت
دی ہے ورنہ قہر الہی سے ڈر کر بیچارے مسکین مسلمانون کو قید مریدی سے آزاد کر دیجیے دنیا کی عزت کام نہ آیگی خدا سے واسطہ پڑیگا
تیسری ہدایت چونکہ آپکو اجازت بیعت و خلافت کسی سے حاصل نہین تو مناسب ہے کہ مندرجہ ذیل تین بزرگون مین سے
بیعت کرکے چند روز تعلیم طریقت و خدا پرستی پا کر اجازت بیعت لیکر مخلوق الہی کو راہ ہدایت دکھلایے وہ تینون بزرگ یہ ہین۔
عمدۃ العارفین حضرت خواجہ طفیل علی صاحب و زبدۃ الواصلین حضرت قاری حافظ محمد صابر علی صاحب رامپوری و فخر السالکین
حضرت حاجی محمد عابد صاحب دیوبندی دام برکاتہم۔ یہ تینون حضرات حضرت غوث وقت قطب زمان میانجی کریم بخش صاحب
چشتی صابری رامپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء اعظم مین ہزارہا مخلوق الہی رؤسا اور علماء اور حفاظ انسے مستفیض اور انکی
صدہا خرق عادات زبان زد خلائق ہین **چوتھی ہدایت** ہمنے ساکنان رامپور کی زبانی انکے چند مخلص صادق کا یہ قول سُنا ہے
کہ جب عبد الرحیم صاحب پیران کلیر شریف حاضر ہوئے تھے تو مخدوم العالمین حضرت سید مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس
اللہ سرہ العزیز سے مصافحہ ہوا انکا خاطر ہے کہ اون بیچارون کہ کیا خبر تھی وہ تو آپکا فرمایا ہوا بیان کرتے ہین اور ان باتون سے
خدا کا خوف کرکے باز آیے اول تو تہمت خود ہی ایک سخت گناہ ہے اور پھر اولیاء اللہ پر اور پھر اولیاء کے کہ تاج الاولیاء ہین
پانچوین ہدایت ہمنے سُنا ہے کہ آپ ہر سال رامپور سے تاریخ انتقال حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب سہارنپوری مرحوم پر
اگر تقریب فاتحہ کرتے ہین تعیین سوم و دہم و چہلم تو آپ کے نزدیک بدعت سیئہ ہے مگر یہ تعیین یوم کہان سے درست ہے کوئی حدیث تو
سند لایے۔ مخدوم العالمین سید مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی تقریب فاتحہ مین تو ماہ ربیع الاول مین پیران کلیر
شریف جانا جنکے سلسلہ عظیم الشان سے لکھا اولیا گذرے ہون ناجائز و خلاف سنت ہوا۔ و صوفیان جاہل کہ مزارون پر جا کر فاتحہ
کرنا کھانا کھلانا درست و جائز ہو۔ انچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند۔ **تنبیہ** تم لوگ تو خوش ہو ہزار دقت سے مبلغ خرچ کرکے دو
مولوی لائے تھے اگر مولانا آصر کو یہ بات مد نظر ہوتی تو فاضلان جلیل القدر کے گروہ کے گروہ رامپور مین آ موجود ہوتے اول تو فضل ایزد
سے اونکے عالیشان خاندان ہی مین بڑے بڑے فاضل نامدار موجود ہین دوم بہت سے فاضل عالم اونکے ہم عقیدہ مخلص صادق اونکے
ارادتمند موجود ہین مگر وہ خود بذاتہ ایسے شمشیر زبردست ہین کہ مخالفین اگر لاکھ ہون اونکے روبرو خاک ہین بس کسی کو بُلانے کی کیا
ضرورت تھی جو کمزور ہوتا ہے وہی مددگار ڈھونڈھتا ہے

فیوض الحرمین چھپ گئی

مولانا محمد شفیع صاحب نے فیوض الحرمین کو سند ... مین دکھلانے کا وعدہ کیا تھا چونکہ منکرون مین اوسکی سمجھ کا مایہ معلوم نہوتا تھا

اور نسخہ قلمی تھا اسلیئے اونھون نے نہ بھیجا اب چونکہ وہ کتاب مع ترجمہ چھپ گئی ہے لہذا دہلی دریبہ کلان سے دس آنہ قیمت بھیجکر منگالین

اور مجلس مولود مع القیام کے قائل ہون۔

مولوی محمد شفیع صاحب ناصر میدان مناظرہ کی شیر نرمین

انصاف پسندون پر ظاہر ہے کہ مولانا ناصر سلمہ کی تحریری و تقریری مناظرہ کے روبرو بیچارے تو کیا چیز ہین بڑے بڑے نامی گرامی فضلا بھی ایک ٹھوکر کی تاب نہین لا سکتے چنانچہ چند معرکون کا حال سُنیئے (۱) قریب دو سال کے گذرے کہ مسئلہ زیارات قبور مین مولوی محمد حسن صاحب جھجری کو خاص ریاست پاٹودی ضلع گوڑگانوہ مین مجمع عام کے روبرو کیا کیا عاجز کیا جسکے شاہد عادل جناب والامناقب نواب محمد صادق علی خان صاحب سلمہ موجود ہین (۲) خاص شہر پانی پت مین مولوی عبد العزیز صاحب کو مسئلہ امکان و امتناع نظیر مین نواب محمد علی خان صاحب کے روبرو کیا کچھ مبہوت کیا (۳) قصبہ نوشہرہ ضلع اجمیر مین مولوی رمضان علی صاحب کو مسئلہ میلاد شریف مین کیسا کچھ قائل کیا (۴) مولوی واحد علی صاحب معقولی سہسوانی کو شہر سیران ٹون مین مسئلہ علم حصولی و حضوری قدیم باری تعالے مین کیسا کچھ نیچا دکھایا (۵) خاص اجمیر شریف مین مولوی غضنفر صاحب کو خانقاہ خواجہ غریب نواز سلطان الہند ولی کے روبرو ایسا لیا کہ کوئی تقریر پیش نہ چلی (۶) خاص شہر دہلی مین مسئلہ تمکن رب العزت علی العرش مین قریب پانسو آدمیون کے مجمع مین چند سال ہوئے مولوی عبد الغفور صاحب کو کیسا قائل کیا۔ غرضکہ یہ چند معرکے اسلیئے ذکر کیئے گئے تاکہ ناعاقبت اندیش منکرین سمجھین کہ میدان علم وفضل کے اس شیر نر کو چھیڑنا نہایت نامناسب اور خلاف مصلحت ہے

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم * کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

ربنا اغفر لنا وافتح بیننا و بین قوم الظالمین۔

تمت

غزلیات نعتیہ

از تصنیف جامع کمالات ظاہری و معنوی مہر سپہر سخنوری صوفی باصفا زاہد بے ریا حجۃ الاذکیا ناصر الاسلام مولنا محمد شفیع صاحب ناصر چشتی صابری رامپوری دام برکاتہم۔

ہے دل کو عشق حضرت خیر الوری کے ساتھ
اپنا مآل ہے شہ ہر دوسرا کے ساتھ

لپٹے جو ہم تو دامن خیر الوری کے ساتھ
لپٹا جو شیخ حشر مین تو بوریا کے ساتھ

ہم مست بادۂ مئے عشق رسول ہین
ہوگا ہمارا ساتھ حبیب خدا کے ساتھ

دلکو مرے ہوس ہے ہوائے رسول کی
اڑ جائیگا مدینہ کو لاشہ ہوا کے ساتھ

کیا لائین وہ خیال مین حوران خلد کو
دل بستگی ہے جنکو رسول خدا کے ساتھ

مرتا ہون شوق دید رسالت مآب مین
نکلیگی روح تن سے تو صل علیٰ کے ساتھ

دلکو دیا نہ ربط رقابت نے جیبن سے
نام نبی ہے لب پہ تو نام خدا کے ساتھ

وہی مشکلات بزم میں جب سے تنگی
[illegible] ریا ستقر مین تھین بوریا کے ساتھ

دلمین لگی ہے آتش عشق محمدی
نشتر مزہ ہے سن کا مرکز کیمیا کے ساتھ

اوڑتا ہوں خاک ہو کے ہوائے مدینہ میں
عشق نبی کے دعوی میں میلاد سے گریز
دھڑکا جزا کا کچھ نہیں اہل مدینہ کو
شوق بقا ہے ہمکو اوسے شوق خلد ہے
جائینگی شوق سجدہ میں میدان حشر تک
کرتی ہے چشم ناز تری کج ادائیاں
گر دلمیں زاہدوں کے نہیں عشق احمدی
دل جلکے خاک ہو گیا عشق رسول میں
یثرب تک اپنی حیف رسائی نہو سکی
گر خود سری ہے مجکو ہوائے مدینہ میں
بیمار ہوں میں نرگس مست رسول کا
اکسیر کی ہوس ہے تو خاک مدینہ لے
دل سے اوڑیگا ہستی موہوم کا خیال
ہے پشت میری خم غم ہجر رسول سے
سب جیوں میں مژدہ میثاق ہے بلند
شوق دروں کو میرے ادب سے لاگ ہے
ہے جسم ناتوان کا الم رہبر عدم
دھڑکا ثبوت میں بھی جو ہے شرک غیر کا
ہو جبکہ نعت نامہ اعمال کی جگہ
جائینگے روز حشر کو ایزد کے سامنے
ناصر فنا کر آپکو عشق رسول میں

رنگ فنا اوڑا مرا رنگ بقا کے ساتھ
پھر مدعی کہاں ہیں بھلا مدعا کے ساتھ
جو ہیں نبی کے ساتھ وہی ہیں خدا کے ساتھ
زاہد دغا کے ساتھ ہے ہم ہیں دعا کے ساتھ
نقش جبین تھا میرا تری نقش پا کے ساتھ
پھر طرز اور کشتۂ طرز حیا کے ساتھ
حشر اونکا ہو گا حشر میں واحسرتا کے ساتھ
تھا ربط ازل میں مجکو اسی کیمیا کے ساتھ
ہو صور ہمنفس مری آہ رسا کے ساتھ
ہے بیخودی بھی حسن حبیب خدا کے ساتھ
دار الفنا میں رہتا ہوں دار البقا کے ساتھ
کندن بنیگا دل ترا سوز فنا کے ساتھ
نقش بقا بنونگا تری نقش پا کے ساتھ
تا حشر ہے معارضہ چرخ دوتا کے ساتھ
نا آشنا کو ربط ہوا آشنا کے ساتھ
یثرب کو جان جائیگی آہ رسا کے ساتھ
تیرے مریض جاتے ہیں دار الشفا کے ساتھ
الا اگر زبان سے بھی نکلا تو لا کے ساتھ
کیا ابتلا وہاں ہو بھلا مبتلا کے ساتھ
بوبکر و ذی حیا عمر و مرتضی کے ساتھ
طالب اگر بقا کا ہے رنگ فنا کے ساتھ

ایضاً در نعت

مصریہ کلک میں ہے میری شور اللہ اکبر کا
بٹھاؤں بلبلوں پر جا ہے نغمہ سکہ ششدر کا
کیا ہے سقف چرخ نیلگوں کو بے ستون قائم
تعالی اللہ عجیب ہے مرتبہ اللہ اکبر کا
تری وحدت کی عنوان کو جو دیکھا لوح کثرت پر
مضمون ہو گیا عنوان حیرت تیرے مظہر کا

بٹھا کر مسندِ باغِ عدم پر مثلِ احمدؐ کو
کیا بے مثل امکان مین ظہور اپنے پیمبر کا

دُرِ مضمون کے لانے مین کریگا طرفہ غواصی
ہوا ہے دل مین قلزم موجزن نعتِ پیمبر کا

فضائی گلشنِ قدسی کا رنگ اوڑ جائیگا دم مین
بنا ہے خامہ تیری نعت مین جبرئیلؑ کے پر کا

عرب کیا اور عجم کیا کُل حسینان جہان دیکھے
نپایا ایک مین بھی حسن صورت تیری پیکر کا

نہ طالب سیمبر کا ہون نہ عاشق شوخ دلبر کا
کہ رنگ آتا ہے ہر شے مین نظر مجکو پیمبر کا

خمِ تقدیر حلقہ ہی تری زلفِ معنبر کا
شکل خورشید لوٹا ہے قبا ہے نازپرور کا

جسے کہتے ہین کرسی آستانہ ہی تری در کا
جسے کہتے ہین گردون ہی وہ زینہ تیری ممبر کا

جسے کہتے ہین محشر ہے وہ فتنہ تیری ٹھوکر کا
ہے باغِ قدس اک چھوٹا سا گوشہ تیری چادر کا

ازل کی صبح ہے پرتوِ ظہورِ ذاتِ اطہر کا
ابد اک شعشعہ ہے مہرِ حسن روے انور کا

جہنم عشوۂ شانِ جلالی کا نمونہ ہے
بہارِ ہفت جنت عکس ہے روے منور کا

وہ کوثر ایک چشمہ ہے ترے بحرِ سخاوت کا
وہ جنت جسکو کہتے ہین ہے اک نقشہ تری گھر کا

تری صورت کا منظر اوسکے دلکا آئینہ ہوتا
بدلتا اور ہی کچھ رنگ آئینہ سکندر کا

تری چوکھٹ کی دربانی میسر ہو گئی جسکو
وہ آقا بنگیا دارا کا اور مولیٰ سکندر کا

تری خدام دولت ہین شہنشاہو نسی مستغنی
لڑائے آنکھ اونسے حوصلہ کیا ہے سکندر کا

ملائک پڑھتے ہین صلِّ علےٰ نام نبیؐ سنکر
ہے کیا اللہ اکبر مرتبہ میرے پیمبر کا

مجھی سے سیکھ جائے خضر راہِ عشق کی باتین
رہِ الفت مین تیری مین نہین محتاج رہبر کا

تمھین دیکھے وہ جسنے حق کو آنکھو نسے ندیکھا ہو
ہے دیکھے سنا ہو نام جسنے ویس مضطر کا

بہا ہی جب سے امت مین تمھاری فیض کا دریا
تو چشمہ خشک غیرت سے ہوا خورشید خاور کا

ہری سوزِ دروں سے جلا خورشید کا دامن
ہوا جب جلوہ گر نقشہ غمِ عشقِ پیمبر کا

کرونگا جب مین نالے حشر مین سوزِ درونی سے
تو پھر اوڑ جائیگا رنگ آفتابِ روزِ محشر کا

مین ان خوبان سے ملتا ہون تمھارا جانکر مظہر
جو سچ پوچھو تو عاشق ہون تمھاری روی انور کا

ہو تم دریاے رحمت اور مین تشنہ پھرون دردر
یہی کرتا ہون شکوہ تمسے مین اپنے مقدر کا

ذرا بالین پہ اپنے تشنۂ دیدار کے آکر
سناؤ نام محشر کا پلاؤ جام کوثر کا

مین وہ ہون آپکی امت مین عاصی اے شہِ والا
کہ میری نام سے بدنام ہوگا نام دفتر کا

کہونگا جب خرامِ ناز سے محشر مین آؤ گے
مجھی بھی ساتھ لیجے ہو نہین خادم آپکی در کا

قطعہ

یہی رٹتی ہے مجکو رات دن ہجران کی چکر مین
بُرا ہو یا الٰہی گردش چرخ ستمگر کا

بسسکتا چیختا پھرتا ہی روتا درد فرقت سے
ذرا احوال تو دیکھو تم اپنے زار و مضطر کا

خدایا اک نظر فرما کے میرے حال مضطر پر
کہ اس ارشاد سے عنوان مُسجل میرے محضر کا

کہان ہے وہ شہید ناز ناصر جسکو کہتے ہین
بنا دو پاسبان اوسکو رسول اللہ کے در کا

بجا ہی مجکو جو کچھ فخر ہو دعوے ہو نازش ہو
ستایش گر ہون مین ناصر شفیع روز محشر کا

ایضاً

ہو مانو تو کہنا ہمارا ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ
یہی خوب رہنا وہا نکا ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ

اب اپنا دل ہند سے اوٹھاؤ بتون کو ہرگز نہ منھ لگاؤ
ہماری کہنی کو مان جاؤ چلو مدینہ چلو مدینہ

بتون کی صدمے سہو گے کب تک ہر نفس الفت کی ہوگی کب تک
فسانہ غم کہو گے کب تک چلو مدینہ چلو مدینہ

کرو گے کب تک یہ شور و غوغا سہو گے کب تک یہ ناز بیجا
رہو گے کب تک بتون پہ شیدا چلو مدینہ چلو مدینہ

بتِ مجازی کا عشق چھوڑو بتِ حقیقی سے رشتہ جوڑو
خودی کا زنار جلد توڑو چلو مدینہ چلو مدینہ

دل اپنا اپنون سے اب اوٹھاؤ عرب کی جانب قدم بڑھاؤ
یہ دوستون کو بھی کہہ سناؤ چلو مدینہ چلو مدینہ

کہان کی دولت کہان کی حشمت کہانکی ہمت کہانکی فرحت
یہ سب کے سب ہین حجاب غفلت چلو مدینہ چلو مدینہ

تو چھوڑو عیش و خوشی کا عالم ہو ورد صل علیٰ کا ہر دم
اگر ہو غم بھی تو ہو یہی غم چلو مدینہ چلو مدینہ

ہو پا برہنہ تو دل پریشان ہو چشم گریان تو سینہ بریان
رہو مدینہ مین با اشک ریزان چلو مدینہ چلو مدینہ

بہت سے دیکھے گلو نکی جلوے بہت سنے بلبلون کے نغمے
بس اب خدا کا خیال کر کے چلو مدینہ چلو مدینہ

زمین پاک عرب کو دیکھو عرب کی حسن و طرب کو دیکھو
مزار محبوب رب کو دیکھو چلو مدینہ چلو مدینہ

رسول اکرم سے دل لگاؤ نبی کی زلفون مین دل پھنساؤ
ریاض یثرب کو جلد جاؤ چلو مدینہ چلو مدینہ

الٰہی پھر کمال صابر بحرمت فیض خواجہ باقر
کوئی کہے آ کے جلد ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ

غزل در تعریف مجلس میلاد شریف

مقام اہل شریعت ہے محفل میلاد
طراز اہل طریقت ہے محفل میلاد

جلال جلوۂ وحدت ہے محفل میلاد
جمال جلوۂ کثرت ہے محفل میلاد

ثبوت حق و حقیقت ہے محفل میلاد
کمال دین کی حجت ہے محفل میلاد

ظہور شان کرامت ہے محفل میلاد
شکوہ مذہب و ملت ہے محفل میلاد

کہان ہوائے طبیعت ہے محفل میلاد
نمود صبح سعادت ہے محفل میلاد

ہے سب کا قول کہ سنت ہے محفل میلاد
ہے سب کا دین کہ الفت ہے محفل میلاد

ہماری آنکھ سے دیکھین تو کہدین وہابی
کہ دین حق کی حمایت ہے محفل میلاد

جو وصف احمدؐ مرسل کے ہین تمنائی
اونھین تو عین عبادت ہے محفل میلاد

ٹرھا ہے اہل عرب سے بھی کیا ترا تقوے
جو کہتا ہے کہ کراہت ہے محفل میلاد

کیا رسولؐ نے ذکر اپنی جب ولادت کا
اسی سے جان کہ سنت ہے محفل میلاد

یہ فعل آپکے اصحابؓ و تابعین کا ہے
اور اہل کعبہ کی عادت ہے محفل میلاد

محدثین سب اس فعل کو بجا لائے
عجیب زیب روایت ہے محفل میلاد

رسولؐ پاک کے منکر ذرا تو شرمائین
کہ عین نور رسالت ہے محفل میلاد

سیوطی کا نہین کیا قول تمنے دیکھا ہے
وہ کہتے ہین کہ سعادت ہے محفل میلاد

اب اسکے بعد کبھی بھول کر بھی مت کہنا
کہ دین مین باعث حرمت ہی محفل میلاد

کرین نہ کیون اسے شیدائے جلوہ احمدؐ
کہ کردگار کی صنعت ہے محفل میلاد

کمال شوق دلی سے اسے بجا لاؤ
کہ خاص رب کی عنایت ہے محفل میلاد

نہین خبر تمھین وہابیو ابھی اس کی
کہ شان شان رسالت ہے محفل میلاد

رسولؐ پاک کے صدقے کر اونکے صدقے سے
خدا کی آیۂ رحمت ہے محفل میلاد

تمھین رسولؐ سے بیشک دلی عداوت ہے
جو کہتے پھرتے ہو بدعت ہے محفل میلاد

جو عاشق شہ کونین ہین دل و جان سے
اونھیں کے قلب کی راحت ہے محفل میلاد

پھیر لیا منھ تو نے ہے نادان و بدبختی تیرا
کہ مصطفیٰؐ کی اہانت ہے محفل میلاد

مین ناصر اوسکو سمجھتا ہون مصطفیٰ کا عدو
جو منھ سے کہتا ہے بدعت ہے محفل میلاد

اعلان مباحثہ

بڑے بڑے نامی گرامی اہل توہب کو ہم خطاب کرکے کہتے ہین کہ تین ماہ کی اجازت دیجاتی ہے کہ اس عرصہ مین جسکا دل چاہے مولانا ناصر الاسلام مولوی محمد شفیع خان ناصر رامپوری سلمہ اللہ تعالے سے مسئلہ امکان کذب باری مین کہ وہ اوسکے امتناع ذاتی کے قائل ہین اور مسئلہ مولود مع القیام مین کہ وہ اوسکے استحسان کے مجوز ہین اس شرط سے تقریری یا تحریری گفتگو کرین کہ مباحثہ یا تو دہلی یا لاہور یا علی گڈھ یا رامپور افغانان مین ہو اور وہ شخص گفتگو کرے جو سند علوم اپنے اساتذہ سے عطا کی ہوئی مجمع مین پیش کرے اس عرصہ کے بعد گفتگو نہوگی اور سکوت و مغلوبیت تصور کیجائیگی فقط۔

راقم

ظہیر الاسلام محبوب احمد رامپوری

(مطبوعہ مطبع شوکت المطابع شہر میرٹھ)